وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ (اور اس بات میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم عورتوں کی عدت کے دوران انھیں اشارے کنائے میں نکاح کا پیغام دو یا تم اپنا ارادہ اپنے دلوں میں چھپائے رکھو)

خِطْبَة ← نکاح کا پیغام (Proposal)، رشتے کا پیغام

خُطْبَة ← تقریر، وعظ و نصیحت، خطاب (جیسے جمعہ کا خطبہ)

اصل میں خَطْبٌ اہم معاملے کو کہتے ہیں۔ عورت کو رشتے کا پیغام بھیجنے کا معاملہ اہم ہوتا ہے اسی سے خِطْبَة بنا ہے۔ بعض علماء نے کہا کہ پرانے زمانے میں یہ رواج ہوتا تھا کہ جب کوئی لڑکا کسی لڑکی کو نکاح کا پیغام لے کر جاتا تھا تو اسکے گھر والوں کے سامنے کھڑے ہو کر ایک لمبا خُطبہ دیتا تھا اور آخر میں اپنے نکاح کے ارادے کا اظہار کرتا تھا۔ اسلیے نکاح کے پیغام کو خِطْبَة کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں خُطبہ ہوتا تھا۔ بہرحال

پچھلی آیت میں بیوہ کے عدت کے بارے میں بات کی گئی تھی کہ انھیں چار مہینے دس دن عدت گزارنی ہے۔ اس عدت میں اپنے آپکو روک کر رکھنا ہے۔ یعنی نہ نکاح کرنا ہے اور نہ ہی نکاح کی بات کرنی ہے۔ لہٰذا جو مرد اس سے نکاح کرنا چاہتے ہیں ان سے یہاں کہا جا رہا ہے کہ اشارے میں ان عورتوں کو نکاح کا پیغام بھیج دے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ نبی ﷺ کے زمانے میں لوگ بیوہ عورت کے عدت میں ہی اسے نکاح کا پیغام بھیجتے تھے اسلیے اس آیت کو نازل کر کے انھیں ایسا کرنے سے روکا گیا۔ اور اشارتاً اجازت دی گئی۔

اشارے میں کسطرح نکاح کا پیغام دیا جا سکتا ہے :-

1) میرا بھی کہیں نکاح کرنے کا ارادہ ہے۔
2) میں اُس عورت کو پسند کرتا ہوں جو آپ جیسی ہو۔
3) ابھی تم ماشاءاللہ جوان ہو۔
4) میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھے کوئی نیک بیوی عطا فرمائے۔
5) آپ جیسی عورت کی مجھے بھی تلاش ہے۔
6) جب آپکی عدت ختم ہو جائے تو مجھے خبر دینا۔
7) آپ جیسی عورت سے کوئی بھی شادی کرنا چاہے گا۔

اسطرح اشارتاً پیغام دینے میں ایک مصلحت یہ بھی ہے کہ کوئی دوسرا شخص اسے پیغام نہ دے۔

عورتوں کو نکاح کا پیغام دینے کے تین اقسام :-

1) واضح طور پر اور اشارتاً حرام	1) رجعی طلاق والی عورتیں اور وہ عورتیں جو کسی شخص کے نکاح میں ہے
2) واضح طور پر اور اشارتاً مباح	2) خلع والی عورت (کے عدت کے دوران اسکا شوہر نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے۔ کوئی اور نہیں بھیج سکتا) بیوہ اور بائن طلاق والی جسکی عدت پوری ہو گئی ہو، کنواری
3) واضح طور پر حرام لیکن اشارتاً جائز	3) بیوہ کے عدت کے دوران

کسی بھی عدت میں کیا گیا نکاح باطل ہے۔ سوائے خلع کی عدت میں اور وہ بھی اسکا شوہر ہی عدت کے دوران نکاح کر سکتا ہے کوئی اور نکاح نہیں کر سکتا۔ بہرحال اگر کسی نے عدت کے دوران کسی عورت سے نکاح کیا تو انھیں جدا کیا جائیگا۔
اگر کوئی دل میں کسی بیوہ سے نکاح کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ
(اللہ جانتا ہے کہ بے شک تم ان عورتوں کا ذکر ضرور کرو گے)

اللہ کو پتہ ہے کہ تم ان عورتوں کا ذکر کرو گے۔ عموماً جب کوئی فوت ہو جاتا ہے اور اسکی بیوی بیوہ ہوتی ہے تو لوگ آپس میں اسکی باتیں کرنے لگتے ہیں۔ جیسے اب اس بیوہ کا کیا ہوگا، اسکی اب کسی سے شادی کر دینی چاہیئے۔ اور خاص کر سے اگر وہ تنہا رہ جاتی ہے تو کسی مرد کے دل میں اس بیوہ سے شادی کرنے کا خیال آ سکتا ہے۔ اس خیال پر کوئی پکڑ نہیں ہے۔ سَتَذْكُرُونَهُنَّ یاد دل میں بھی ہو سکتی ہے یا کسی دوست سے مشورہ لینے ذکر کر سکتا ہے۔ اسکی تو اجازت ہے لیکن اُس بیوہ کی عدت کے دوران اُس سے نکاح کے بارے میں بات کرنے کی اجازت نہیں۔

وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا
(لیکن ان سے نکاح کا خفیہ وعدہ نہ کرو مگر یہی کہ معروف طریقے سے بات کہو)

بعض علماء نے کہا کہ اس سے مراد سِرّی (چھپ چھپا کر) نکاح نہ کرو۔ زمانۂ جاہلیت میں ایک قسم کا نکاح ہوتا تھا جسے سِرّی نکاح کہتے ہیں۔ خاموشی میں چھپ چھپا کر کچھ لوگ بیوہ سے نکاح کر لیتے تھے تو اللہ نے اس سے روکا۔ ویسے بھی آجکل جو بھی اسطرح کوئی بھی (کنوارے، بیوہ، طلاق شدہ) بغیر گواہوں کے چھپ چھپا کر نکاح کرتے ہیں وہ شرعاً جائز نہیں ہے۔ نکاح اعلانیہ ہوتا ہے۔
مسند احمد (حسن) : نبی ﷺ نے فرمایا "اِس نکاح کا اعلان کرو"۔

بعض علماء نے کہا کہ بیوہ سے کوئی شخص چپکے نکاح کا وعدہ کرے ایسا کرنے سے اللہ نے منع کیا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے وعدہ کرے پھر بعد میں ارادہ بدل دے تو اِس سے اُس بیوہ کو اذیت تکلیف ہوگی۔ یعنی ایک صدمے پر دوسرا صدمہ ہو سکتا ہے۔ اِسلیے پوشیدگی میں ایسا کوئی وعدہ نہ کرو۔ ہاں! اس سے بھلے طریقے سے بات کر سکتے ہو۔ یعنی اشارتاً کنایتاً۔

وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ
(اور عقدِ نکاح کا پختہ ارادہ مت کرو یہاں تک کہ عدت پوری ہو جائے)

عدت گزرنے کے بعد ہی نکاح کی بات پکی کر سکتے ہیں۔ عدت کے دوران نکاح کی تاریخ (date) طے نہیں کر سکتے۔ منگنی بھی نہیں کر سکتے۔ نہ ظاہری اور نہ چھپکے۔ ہاں! اشارتاً کنایتاً بات ہو سکتی ہے تاکہ وہ اسکے بارے میں ذہن میں رکھے۔
(★) یہاں یہ نہیں فرمایا کہ بیوہ عورت کی عدت کے دوران نکاح مت کرو بلکہ کہا کہ نکاح تو دور، نکاح کرنے کا پکا ارادہ تک نہ کرو۔ اسطرح اس میں زیادہ تاکید ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے آدمؑ کو اللہ نے فرمایا تھا کہ "اِس درخت کے قریب تک نہ جاؤ"۔ اِس میں زیادہ تاکید ہے بنسبت اس کے کہ اس درخت کو یا اس درخت کے پھل کو نہ کھاؤ۔ اگر درخت کے قریب جانے سے منع ہے تو اُس درخت کو یا درخت کے پھل کو کھانا زیادہ منع ہے۔ اِسی طرح یہاں نکاح کرنے کا پکا ارادہ کرنے سے منع کیا گیا تو ظاہر بات ہے کہ نکاح کرنا اور بھی منع ہے۔

یہاں الْكِتَابُ سے مراد عدت ہے۔ یعنی عدت کا جو وقت مقرر کیا گیا ہے اُسکے ختم ہونے پر نکاح کرو۔ اس سے پہلے نکاح نہ کرو۔ سوائے خلع والی عورت کی عدت کے (جس میں اسکا شوہر ہی نکاح کر سکتا ہے) باقی ساری عدت والی عورتوں سے نکاح کرنا باطل ہے۔ اس پر تمام علماء کا اجماع ہے۔ اگر کسی نے عدت کے دوران نکاح کیا تو دونوں کو جدا کیا جائیگا۔ طلاق نہیں ہوگی کیونکہ طلاق اس میں ہوتی ہے جس کا نکاح صحیح ہوتا ہے۔ انھیں طلاق دیئے بغیر ایسے ہی جدا کیا جائیگا۔ بعض علماء نے اس معاملے میں یہ تک فتویٰ دیا کہ ان دونوں کی کبھی بھی شادی نہیں ہو سکتی۔ حتیٰ کہ عدت ختم ہونے کے بعد بھی اسے نکاح کرنے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ یہ سزا کے طور پر انھوں نے کہا۔ کچھ علماء کہتے ہیں کہ صحیح بات تو یہ ہے کہ عدت کے بعد وہ نکاح کر سکتا ہے۔ عدت نکاح کے لیے مانع (رکاوٹ) ہے۔ کوئی بھی چیز اگر حرام ہے تو وہ فاسق ہے۔
مسلم :- "جو کوئی ایسا کام کرے جو ہمارے طریقے کے خلاف ہو تو وہ مردود ہے"۔
بخاری :- "جس نے ہمارے دین میں خود کوئی ایسی چیز نکالی جو اس میں نہیں تھی تو وہ مردود ہے"۔

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ
(اور جان لو! بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے۔ پس تم اس سے ڈرو)

تم اپنے دل میں گناہ کا خیال بھی نہ لاؤ۔ گناہ کرنا تو آگے کی بات ہے۔ اگر تم گناہ کا خیال بھی لاتے ہو تو اسے بھی اللہ جانتا ہے۔ اسلیے اللہ سے ڈرو۔ بندے کو جتنا اللہ تعالیٰ کے علم پر یقین مضبوط ہوتا ہے اتنا ہی وہ گناہوں سے بچتا ہے۔ اسکا تقویٰ بڑھتا ہے۔ جسے جتنا اللہ کے صفات کا علم ہوگا اتنا ہی وہ اللہ سے ڈرے گا۔
فاطر: 28 ← ... إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ... (اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں)۔
لوگوں سے ڈرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ
(اور جان لو! کہ بے شک اللہ بہت بخشنے والا، نہایت بردبار ہے۔)

اللہ کو سب پتہ ہے کہ انسانوں کی کمزوریاں کیا ہیں۔ اسکے باوجود وہ لوگوں کو ڈھیل دیتا رہتا ہے۔ انھیں معاف کرتے رہتا ہے۔ لیکن اسکے ڈھیل کی وجہ سے دھوکے میں نہ پڑو کیونکہ پکڑ بھی ہو سکتی ہے۔
قرآن میں بار بار یہ آیا ہے وَاعْلَمُوا ← اور جان لو! اللہ ایسا ہے... اِس میں اللہ حکم دے رہا ہے کہ اللہ کے صفات کا علم حاصل کرو۔
یہاں کہا گیا: جان لو! اللہ جانتا ہے، جان لو! اللہ بخشتا ہے، نہایت بردبار ہے۔ یعنی اگر تم توبہ کرتے ہو تو وہ تمہیں بخشتا ہے اور اگر توبہ نہیں کرتے تو وہ حلیم ہے یعنی توبہ نہ کرنے کے باوجود وہ تمہیں فوراً نہیں پکڑتا بلکہ وہ تمہیں توبہ کرنے کی مہلت دیتا ہے۔ یہ اللہ کا بڑا احسان ہے کہ گنہگار کو فوراً نہیں پکڑتا اگر وہ فوراً گنہگار کو پکڑ لے تو ہم میں سے کوئی بھی نہ بچتا۔
توبہ کرنے پر اللہ معاف کرتا ہے یہ تو ایک اللہ کا بڑا فضل ہے ہی اور فوراً نہ پکڑنا یہ بھی اللہ کا بڑا فضل ہے۔ اکثر لوگ گناہ کرنے کے بعد فوراً توبہ نہیں کرتے بلکہ توبہ کرنے میں تاخیر کرتے ہیں۔ کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ زندگی کے خاتمے کے قریب ہوتے ہیں تب توبہ کرتے ہیں۔ اللہ چاہتا تو اسی وقت عذاب دے سکتا تھا لیکن اللہ کا حِلم یہ ہے کہ وہ بندے کو توبہ کی مہلت دیتا ہے۔